www.KitaboSunnat.com

تاریخ قراءات

ڈاکٹر قاری محمد مظفر☆

بریلوی مکتبہ فکر کے قراء کرام کی خدمات

ادارۂ رشد کی خواہش تھی کہ ''برصغیر پاک و ہند میں تجوید وقراءات کے آغاز وارتقاء'' کے حوالے سے فرقہ وارانہ تعصّبات سے بالاتر رہ کر تمام مکاتب فکر کی ہمہ جہت کوششوں کا ایک جائزہ پیش کیا جائے۔ قراءات نمبر اول ودوم میں برصغیر میں اہلحدیث اور دیوبندی قراء کرام کی تجوید قراءات میں خدمات کی تفصیل پیش کی گئی تھی۔ اس ضمن میں بریلوی مکتبہ فکر کے قراء ومجودین کی خدمات بھی قابل ستائش ہیں۔ زیرنظر تحریر میں جناب ڈاکٹر قاری محمد مظفر نے بریلوی مکتبہ کے کبار قراء کرام کی تجوید وقراءات میں خدمات کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا ہے۔ جس سے بخوبی علم ہوجاتا ہے کہ برصغیر پاک وہند میں تمام مسالک کی مشترکہ مساعی جمیلہ سے آج یہ علم زندہ وتابندہ ہے۔ [ادارہ]

حضرت قاری محمد طفیل نقشبندی رحمہ اللہ

ولادت اور بچپن

''قاری محمد طفیل نقشبندی رحمہ اللہ ۱۹۶۵ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حاجی عبدالرحمٰن، حیدرآباد سندھ میں اُن کہ وفات ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے۔''

''اُن کی قبر ہالہ ناکہ حیدرآباد کے احاطے میں ہے۔ قاری صاحب کے دادا کا نام حاجی محمد حسین تھا جو امرتسر کی سبزی منڈی میں بیجوں کی تجارت کیا کرتے تھے اور جن کا گھرانہ دینی اور انسانی خدمت کے حوالے سے امرتسر میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتا تھا۔''

''جد امجد حاجی اللہ رکھا رحمہ اللہ ''جنت المعلّیٰ'' مکہ مکرمہ میں مدفون ہیں۔ قاری صاحب بچپن میں ہی حضرت امیرملت رحمہ اللہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے۔ ڈیڑھ سال کے مختصر عرصے میں قرآن پاک یاد کیا۔ اس وقت قاری صاحب کی عمر دس سال تھی۔ ابتدائی تعلیم قاری کریم بخش شاگرد محمد صدیق شبلی، قاری خدا بخش اور قاری ظفر علی کے شاگرد ہیں، سے حاصل کی روایت حفص عبدالرزاق لکھنوی سے حاصل کی۔

تعلیم وتربیت

''جنگ جرمن (۱۹۳۹ء سے لے کر ۱۹۴۱ء تک) کے عرصے میں قاری صاحب حرمین شریفین میں رہے اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرس شیخ حسن بن ابراہیم الشاعر سے روایت حفص کی تکمیل کی۔ قاری صاحب اپنے شاگردوں کو روایت امام حفص کی جوسند دیتے تھے وہ انہی کے واسطے سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔

☆ پی ایچ ڈی علومِ عربیہ، پنجاب یونیورسٹی ...... فاضل قراءات عشرہ، صدر مدرّس 'درس حضرت میاں وڈا صاحب'

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قاری صاحب رحمہ اللہ نے قراءات سبعہ، مدرسہ فخریہ عثمانیہ مکہ مکرمہ میں قاری محمد اسحاق سے پڑھیں، قاری مجیب الرحمٰن سے بھی استفادہ کیا۔ بقول قاری محمد سلیمان اعوان، قاری صاحب نے قراءات عشرہ کی تکمیل شیخ حسن بن ابراہیم الشاعر سے کی۔''

قاری صاحب نے اُردو خطاطی منشی فیض محمد امرتسری سے اور عربی خطاطی ''مدرسہ صولتیہ'' مکہ معظّمہ کے قاری امین الدین سے سیکھی۔ فیروزسنز کے کاتب منشی عبدالرشید عادل گڑھی کے پاس بھی خطِ نسخ کی مشق کی۔ حدیث شریف علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ سے پڑھی۔ قاری صاحب اگرچہ کپڑے کی تجارت بھی کرتے رہے، چار پانچ سال آڑھت بھی کی تاہم ان کی توجہ تحصیل علم کی طرف بھی باقاعدہ رہی اور فراغت کے بعد قرآن کریم کی تدریس اور تلاوت میں مصروف رہے اور سینکڑوں حافظ اور قاری تیار کرکے دُنیا سے رخصت ہوئے۔''

تدریس کا آغاز

''قاری صاحب نے ابتدأء امرتسر میں تجوید وقراءت کی تعلیم کے لیے مدرسہ قرآنیہ رحمانیہ قائم کیا۔ ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۶ء تک جامع مسجد وزیرخان، لاہور میں رہے۔''

''قاری صاحب ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۶ء تک جامع مسجد وزیرخان لاہور میں نائب خطیب اور مدرس کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ اس عرصے میں غازیٔ کشمیر حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمہ اللہ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمہ اللہ سے دینی تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔ اسی دور میں جامع مسجد عیدگاہ، گڑھی شاہو، لاہور (اب جامعہ نعیمیہ) کے خطیب حضرت مولانا سید امانت علی شاہ رحمہ اللہ کے ایک ہونہار بچے محمد یوسف کو قاری صاحب کے پاس لائے۔ قاری صاحب نے انہیں قرآن پاک حفظ کرایا اور ساتھ ہی خطِ نسخ (عربی رسم الخط) کی مشق کرائی۔ یہی بچہ بعد میں حافظ محمد یوسف سدیدی کے نام سے فن کتابت کی دنیا میں بے تاج بادشاہ کے طور پر مشہور ہوا اور کتابت کے فن شریف میں بے مثال شاہکار ثابت ہوا۔ قاری صاحب کے ایک دوسرے شاگرد سردار محمد امرتسری کاتب نے اُردو رسم الخط اور مصوری میں شہرت حاصل کی۔ مولانا عبدالرشید، راولپنڈی کے روزنامہ ''کوہستان'' اور ''تعمیر'' میں ہیڈ کاتب کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔''

تلاوتِ قرآن اور نماز تراویح

''اللہ تعالیٰ نے انہیں (قاری محمد طفیل صاحب کو) سوز و گداز اور لحن داؤدی کی نعمت عطا فرمائی تھی۔ آواز اتنی بلند کہ بڑے سے بڑے اجتماع میں لاؤڈ اسپیکر کے بغیر تمام حاضرین تک پہنچ جاتی تھی۔ انہوں نے بے شمار مذہبی اور سیاسی جلسوں میں قرآن پاک کی تلاوت کی۔ کئی سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہوجاتی۔ آریہ سماج پشم والا بازار، امرتسر میں مسلمانوں اور آریوں میں مناظرے ہوتے۔ آریہ اپنے جلسے کا آغاز ہارمونیم اور طبلہ پر آرتی اُتار کر کرتے، مسلمانوں کے جلسے میں قاری صاحب تلاوت کرتے۔ قرآن کریم کی برکت اور قاری صاحب کی سحر انگیز آواز کا یہ اثر ہوتا کہ بہت سے آریہ مسلمان ہوجاتے۔''

''ڈپٹی عزیز الدین کے صاحبزادے شیخ عبدالمجید وکیل کی دعوت پر قاری صاحب امرتسر سے لاہور تشریف لائے اور لاہور ریڈیو کے افتتاح کے موقع پر تلاوت کی۔ ۱۹۴۶ء میں اسلامیہ کالج لاہور میں مسلم لیگ کا آخری جلسہ سید

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمہ اللہ کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب بھی شریک تھے۔ اس اجلاس میں بھی قاری صاحب نے تلاوت کی۔ خطیب احرار حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر تھی۔ شاہ جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا: ''کتنے افسوس کی بات ہے کہ اتنا عظیم قاری، اور کپڑے کی دکان پر بیٹھا ہوا ہے۔'' مختصر یہ کہ ان گنت اجلاسوں میں قاری صاحب نے تلاوت کی اور اپنے لحن داؤدی سے حاضرین کو مسحور کیا اور اُن پر وجد کی کیفیت طاری کر دی۔''

''انہیں پاک و ہند کے مختلف شہروں مثلاً دہلی، کلکتہ، مدراس، بمبئی، حیدر آباد دکن، بنگلور، میسور، لاہور، ملتان، حیدر آباد اور کراچی میں تراویح پڑھانے کا موقع ملا۔''

قاری صاحب نے حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مؤلف 'عظمتوں کے پاسباں' کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

''فقیر کا ایمان ہے حرمین شریفین کے در و دیوار فقیر کی تلاوت کی گواہی دیں گے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نماز فجر کے بعد فقیر کے ساتھ کافی لوگ مقامات مقدسہ کی زیارت کے لیے جاتے تو ہر مقام پر فقیر کی تلاوتیں گونج رہی ہوتیں، لہٰذا اس پاک سرزمین کے در و دیوار بھی فقیر کی سفارش فرما دیں گے۔ انشاء اللہ'' [تحریر ۱۴۔ اپریل ۱۹۸۴ء، حوالہ: عظمتوں کے پاسباں'' صفحہ نمبر ۱۳۷]

''قاری صاحب، حضرت مولانا محمد اسماعیل غزنوی امرتسری کے ہمراہ شاہ عبدالعزیز ابن سعود کے محل میں گئے اور تلاوت کی۔ مدینہ منورہ میں معلّم حیدر الحیدری کے ساتھ گورنر مدینہ کے ہاں گئے اور تلاوت کی۔ اسی طرح شاہ فیصل کے سامنے جمعہ کے دن مسجد عباس، طائف میں تلاوت کی۔''

''مکہ معظّمہ کے معلّم، عمر اکبر نے ۱۹۳۰ء میں قاری صاحب کی اقتداء میں امرتسر میں نماز تراویح ادا کی تھی۔ مکہ مکرمہ میں ملاقات ہوئی تو کہنے لگے، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ پنجاب کے رہنے والے بھی قرآن پاک پڑھنا جانتے ہیں۔''

قاری صاحب نے حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کے نام مکتوب میں تحریر فرمایا:

''مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قدیم باشندے فقیر کی تلاوت سن کر فخر کیا کرتے تھے کہ فقیر کی تلاوت عرب سن رہے ہیں، جو کہتے تھے کہ پنجابیوں کو قرآن پڑھنا نہیں آتا۔''

ایں سعادت بزورِ بازو نیست　　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

[حوالہ ''عظمتوں کے پاسباں'' صفحہ نمبر ۱۳۷، ۱۳۸]

دارالعلوم قرآنیہ رحمانیہ کا قیام

''یہ ادارہ قیام پاکستان سے قبل امرتسر اور لاہور مسجد وزیر خان میں ۱۹۴۶ء تک قائم رہا۔ قیام پاکستان کے بعد حیدر آباد میں اس ادارے کا قیام عمل میں آیا اور بے سروسامانی کی حالت میں محض اللہ پر توکل کرتے ہوئے شروع کر دیا گیا۔''

''۱۹۵۰ء میں قاری صاحب مسجد مائی خیر، فقیر کا پڑ، حیدر آباد کے متولی مقرر ہوئے تو دارالعلوم اس مسجد میں منتقل کر دیا۔ ۱۹۵۴ء میں قاری صاحب ملتان چلے گئے اور کپڑے کے کاروبار کے ساتھ ساتھ جامع مسجد پتراں والی میں تدریس شروع کر دی۔ اسی جگہ استاذ القراء قاری عبدالرحمٰن بلوچستانی رحمہ اللہ نے قاری صاحب کی خدمت میں حاضر ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرفن تجوید وقراءت میں کمال حاصل کیا۔ بعد میں پندرہ سال تک انوار العلوم ملتان میں طلبہ کو تجوید پڑھاتے رہے اور رمضان المبارک میں دورۂ تجوید وقراءت کا اہتمام بھی کرتے رہے۔

''۱۹۵۸ء میں قاری صاحب پھر حیدر آباد تشریف لے گئے۔ مسجد مائی خیری میں قائم دارالعلوم قرآنیہ رحمانیہ باقاعدہ کام کرتا رہا اور قاری صاحب ہی اس کے مہتمم تھے۔ ۱۹۶۰ء میں محکمہ اوقاف قائم ہوا، جس نے مسجد اور مدرسہ اپنی تحویل میں لے لیا۔ قاری صاحب کو اسٹیشن روڈ، حیدر آباد میں ایک وقف بلڈنگ مل گئی۔ ۵ مارچ ۱۹۶۲ء کو اس میں دارالعلوم قرآنیہ رحمانیہ کا آغاز کردیا۔''

''مدرسہ قرآنیہ رحمانیہ اسٹیشن روڈ، حیدر آباد میں دیگر بہت سی مساجد میں فی سبیل اللہ قرآن پاک کی خدمت انجام دیتے رہے جن میں

① مسجد مائی خیری فقیر کا پڑ ② مسجد فتح محمد شاہ بخاری کھائی روڈ سرے گھاٹ

③ مسجد ایک مینار حنفیہ گرونگر تالاب نمبر ۳ اور ④ مسجد ریلوے پولیس لائن خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔''

''قاری صاحب اپنے قائم کردہ مدرسہ میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے تھے، لیکن مولانا مفتی محمد محمود الوری رحمہ اللہ کی فرمائش پر دارالعلوم رکن الاسلام حیدر آباد میں رہائش اختیار کی اور پچیس تیس سال کا عرصہ اپنے مدرسہ کے ساتھ ساتھ دارالعلوم رکن الاسلام میں بھی پڑھاتے رہے۔ ۱۹۸۴ء میں جناح مسجد، کراچی میں تشریف لے گئے اور تدریس کا سلسلہ شروع کردیا۔''

ڈاکٹر قاری محمد سلیمان اعوان آف سروبہ راوی ہیں:

''استاد گرامی کو خوش نویسی کا ایسا ذوق تھا کہ جب میں ایران کے شہر تہران میں چہار مین دورہ مسابقات بین المللی حفظ وقراءت کریم میں شریک مقابلہ ہونے جا رہا تھا تو آپ جناح مسجد، برنس روڈ کراچی میں تجوید وقراءت پڑھاتے تھے، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ ''ایران میں مشہور خطاط ہیں انہوں نے ''چہل احادیث'' کتابت کی ہیں، جب تم واپس آؤ تو میرے لیے ایک نسخہ پاکستان لیتے آنا۔''

''جب حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ ہالینڈ تشریف لے گئے تو جناح مسجد، برنس روڈ، کراچی میں تراویح کے لیے اپنے استاد بھائی الحاج قاری محمد طفیل نقشبندی رحمہ اللہ کو اپنی جگہ پر مقرر فرمایا۔''

قاری صاحب نے 'مسجد نور' کراچی، 'رحمانیہ مسجد' طارق روڈ کراچی میں بھی اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں نبھائیں۔ وفات سے دو ماہ قبل 'الانہ مسجد' رام سوامی، نشتر روڈ کراچی میں تدریس شروع کی اور اسی جگہ داعیٔ اجل کو 'لبیک' کہا۔

وصال مبارک

قاری صاحب کے صاحبزادے چوہدری آفتاب احمد آرائیں کا بیان ہے:

''عید الاضحیٰ کا موقع تھا، ہم لوگ ۸ ذوالحجہ کو والد صاحب کو گھر لانے کے لیے 'الانہ مسجد' پہنچے تو آپ نے کہا کہ 'کل صبح ۹ بجے مجھے آکر لے جانا' دوسرے دن آپ نے فجر کی نماز ادا کی، وظائف پڑھے اور کلام پاک کا دور فرمایا۔ اور جب ہم لوگ پہنچے تو معلوم ہوا کہ آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرچکی ہے۔ إنا لله وإنا إليه راجعون.

''استاذ القراء قاری محمد طفیل نقشبندی کی وفات بروز جمعرات بتاریخ ۹ ذوالحجہ ۱۴۰۹ ہجری بمطابق ۱۳ جولائی ۱۹۸۹ء بوقت صبح ۹ بجے ہوئی۔ آپ کی میت بروز جمعہ بتاریخ ۱۴ جولائی ۱۹۸۹ء بمطابق ۱۰ ذوالحجہ ۱۴۰۹ ہجری یعنی عید الاضحیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دن دوپہر ایک بجے مسجد بلال نزد پریڈی پولیس اسٹیشن صدر کراچی سے اٹھائی گئی اور نماز جنازہ 'الانہ مسجد' رام سوامی، نشتر روڈ کراچی میں بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔ جس کی امامت قاری محمد علی قصوری صاحب نے فرمائی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت فرمائی۔ آپ کو حسن اسکوائر، سرشاہ محمد سلیمان روڈ، گلشن اقبال، بلاک نمبر۱۲، سکیم نمبر۲۱ کراچی کے نزد منو گوٹھ قبرستان میں رحمت الٰہیہ کے سپرد کر دیا گیا۔''

اَزواج واَولاد

''قاری صاحب رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی کا نام خورشید بیگم ہے جو بہ عمر ۹۰ سال تا حال لاہور میں حیات ہیں۔ ان کے بطن سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہیں۔

① صاحبزادہ کیپٹن عمر فاروق جو پی آئی اے ٹریننگ کالج کے پرنسپل کے عہدے سے ریٹائرڈ ہیں۔

② صاحبزادی بسم اللہ زوجہ عبدالحمید ہیں۔ یہ صاحبزادی درس و تدریس سے وابستہ ہیں اور ان کے شوہر پنجاب انجینئرنگ کالج کے پرنسپل ہیں۔''

''قاری صاحب کی دوسری زوجہ محترمہ کا نام مہر النساء تھا جنہوں نے ۱۹۵۸ء میں حیدرآباد میں وفات پائی اور ٹنڈو یوسف قبرستان میں مدفون ہیں۔ ان کے بطن سے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی تولد ہوئی۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

① الحاج چوہدری محمد نواز (مرحوم) ② چوہدری مختیار احمد (مرحوم) ③ چوہدری آفتاب احمد

④ حاجی چوہدری اعجاز احمد ⑤ حافظ سرفراز احمد ⑥ نجم النساء زوجہ نثار احمد۔''

شاگردان رشید (تلامذہ)

''قاری صاحب رحمہ اللہ کے پڑھانے کے لیے وقت کی کوئی پابندی نہ تھی۔ دن ہو یا رات، جب بھی کوئی طالب علم حاضر ہوتا، اُسے فیض سے محروم نہ کرتے۔ ان کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے چند تلامذہ کے نام یہ ہیں۔ اختصار کے پیش نظر ان ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے:

① قاری عبدالرحمٰن بلوچستانی ② قاری علی احمد روہتکی ③ حافظ محمد یوسف سدیدی

④ قاری محمد اکرم ⑤ قاری غلام محمد ⑥ علامہ ڈاکٹر ابوالخیر صاحبزادہ محمد زبیر

⑦ قاری محمد سلیمان اعوان ⑧ قاری خیر محمد چشتی ⑨ قاری محمد دین

⑩ قاری محمود الحسن ⑪ قاری محمد اسحاق ⑫ قاری محمد رفیق اشرفی

⑬ قاری بشیر احمد ملتانی ⑭ قاری محمد اَفضل ⑮ قاری محمد بخش ازہری

⑯ قاری نورالحسن چشتی سریالی ⑰ قاری عبدالعزیز نقشبندی ⑱ قاری معین الدین بدایونی

⑲ قاری خدا بخش ⑳ قاری خادم حسین چشتی ㉑ قاری عبدالغنی اولڈھم

㉒ قاری عبدالرحیم ㉓ علامہ قاری محمد شریف ㉔ قاری عبدالرزاق

㉕ قاری محمد اَبرار ㉖ قاری نواز انجم بڈیانہ ㉗ قاری محمد ارشد

㉘ پروفیسر قاری خان گل خان ㉙ قاری غلام جیلانی، بھکر ㉚ قاری شاہ نواز

㉛ قاری غلام حسن ㉜ قاری مقبول احمد نقشبندی ㉝ قاری عبدالرشید اعوان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴ قاری منیر احمد آرائیں ۳۵ قاری لعل حسین مدنی ۳۶ قاری چراغ دین اعوان

قاری صاحب رحمہ اللہ کے نمایاں طور طریقے

''مولانا قاری محمد طفیل نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تواضع اور حسن اخلاق کا پیکر تھے۔ آپ کے شیدائی تلمیذ رشید، ڈاکٹر قاری محمد سلیمان اعوان سروبہ اس ضمن میں اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آپ صوم وصلوٰۃ کے زبردست پابند تھے، سنت کے مطابق پگڑی زیب سر رکھتے، بالوں میں تیل اور آنکھوں میں سرمہ لگاتے تھے۔ پوری زندگی فجر کی نماز کے بعد تین پارے دیکھ کر تلاوت فرماتے رہے۔ رمضان شریف میں سوا پارہ 'تدویر' میں پڑھتے اور جامع مسجد، آزاد میدان، ہیرآباد، حیدرآباد میں تین روزہ تراویح میں پورا قرآن پاک ختم فرماتے تھے، رکن الاسلام میں روزانہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے 'ترتیل' اور 'تدویر' میں طلباء سے تلاوت کراتے اور کتب تجوید زبانی پڑھاتے تھے۔

''آپ کو دودھ سے خاص رغبت تھی حتیٰ کہ دورۂ تجوید وقراءات میں ہر قاری کے لیے آدھا کلو دودھ مقرر فرماتے تھے اور اس کی یہ توجیہہ فرماتے تھے کہ ''شب معراج میں رسول اکرم ﷺ نے سارے پیالوں میں سے دودھ کے پیالے کو پسند فرمایا، اس کے علاوہ جنت کے نیچے دو نہریں ہیں، ایک ہیجان اور دوسری سیجان، یعنی ایک دودھ کی اور دوسری شہد کی۔''

حضرت علامہ قاری محمد یوسف صدیقی

نام ونسب

آپ کا نام محمد یوسف صدیقی رحمہ اللہ بن مولانا پیر سید محمد حبیب صدیقی رحمہ اللہ ہے۔

ولادت

۱۷ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو ضلع مانسہرہ کے ایک گاؤں موضع 'ہاتھی میرا' میں پیدا ہوئے۔

خاندانی وَجاہت

آپ کے والد گرامی زبردست عالمِ دین تھے۔ فقہ وتفسیر میں اُنہیں گہرا شغف تھا۔ آپ کے چچا حضرت مولانا محمد صالحین ہزاروی رحمہ اللہ اور خسر حضرت مولانا محمد ایاز رحمہ اللہ اپنے دَور کے جید علماء میں شمار ہوتے ہیں، اَیسے عظیم اور علمی خاندان میں حضرت قاری محمد یوسف صدیقی رحمہ اللہ پیدا ہوئے۔

اِبتدائی تعلیم

آپ نے اِبتدائی تعلیم مروجہ اور خاندانی رِوایات کے تحت گھر سے حاصل کی۔ فارسی اور عربی علوم وفنون اپنے بلند پایہ والدِ محترم سے حاصل کی جنھوں نے بڑی توجہ، محنت اور شفقت سے اُنہیں بالخصوص عربی کی تعلیم کے زیور سے آراستہ فرمایا۔ فقہ اور نحو کے اَدق علوم بھی اپنے والدِ گرامی سے حاصل کئے۔

اعلیٰ تعلیم

مزید تعلیم کے حصول کے لیے مولانا صفی اللہ رحمہ اللہ سوسل (اوگی ہزارہ) کی خدمت میں حاضری دی۔ چند برس ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت میں حاضر رہنے اور یہاں سے علم کے موتی چننے کے بعد آپ لاہور تشریف لے آئے۔ جہاں اس زمانے کی ممتاز علمی، روحانی اور سیاسی شخصیت جناب مولانا سید ابوالبرکات رحمہ اللہ علم و عرفان کی شمع روشن کیے ہوئے تھے۔ مولانا ابوالبرکات رحمہ اللہ کی بلند پایہ شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ قاری محمد یوسف رحمہ اللہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے اس شاہین کی زبردست تربیت کرنے کی ٹھان لی۔ قاری صاحب رحمہ اللہ نے بھی اُن کی خدمت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اُستاذ شاگرد کی باہمی شفقت و محبت قابل دید تھی۔ مولانا ابوالبرکات رحمہ اللہ ان کی ذہانت و فطانت اور دین سے گہرے شغف اور ان کی درویش صفت شخصیت کے بڑے مداح تھے۔ اُنہیں اپنے اس منفرد شاگرد پر بڑا فخر تھا۔ ان کے بعد مجاہد تحریکِ پاکستان مولانا عبدالغفور ہزاروی رحمہ اللہ سے علمی فیض حاصل کیا۔

علم تجوید کا حصول

علم تجوید کے حصول کے لیے قاری محمد یوسف رحمہ اللہ نے اپنے دور کے ممتاز ترین اَساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ ان کے اَساتذائے گرامی میں جناب اُستاذ القراء جناب قاری اَمیر الدین بجنوری، قاری محمد شاکر اَنور اور جناب قاری سید حسن شاہ بخاری سرفہرست ہیں۔ قاری محمد یوسف صدیقی رحمہ اللہ فی الحقیقت دَرویش صفت اِنسان تھے۔ خاندان میں وِراثت کے طور پر اُنہیں جو کچھ ملا اور وہ چاہتے تو مالی اعتبار سے بہترین زندگی بسر کرسکتے تھے۔ مگر ان کی قلندرانہ جبلت اس طرف نہ آسکی۔ اُن کی تمنا تھی کہ دین کی خدمت کرتے ہوئے عمر بیت جائے۔ لاہور کی انجینئرنگ یونیورسٹی کی شاندار مسجد ان کی کوششوں کا خوبصورت مرقع ہے۔ آپ نے اُسے تعمیر کیا اور خاصا عرصہ یہاں اِمام وخطیب کے فرائض اَنجام دیئے۔

تدریسی دَور کا آغاز

۱۹۵۶ء میں اُنہوں نے کاچھوپورہ (لاہور) میں 'خدام القرآن' کے نام سے ایک خوبصورت مدرسہ قائم کیا۔ قرب وجوار کے متوسط اور معاشی طور پر تنگدست لوگوں کی خدمت کرنے میں اُنہیں دلی خوشی ہوتی تھی۔ وہ نہ صرف لوگوں کے مذہب کی دولت سے مالا مال کرتے بلکہ اُن کی مالی اِمداد بھی کرتے۔ قاری محمد یوسف صدیقی رحمہ اللہ نے کچھ عرصہ جامع مسجد چوک دالگراں میں خدمات اَنجام دیں اور جامعہ نعیمیہ میں مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب کے نائب کے طور پر بھی کام کیا۔ گوالمنڈی کی جامع مسجد تاجے شاہ اور جامع مسجد انجن شیڈ اس کے علاوہ جامعہ غوثیہ وسن پورہ، جامعہ شمسیہ فیض العلوم فیض باغ میں بھی درس قراءت دیتے رہے۔

جامعہ صدیقیہ کا قیام

یکم اپریل ۱۹۶۳ء میں استاذ القراء جناب قاری محمد یوسف رحمہ اللہ نے لاری اڈہ لاہور کے بالمقابل بیرون مستی گیٹ میں ایک شاندار علمی مدرسے کی بنیاد رکھی جس کا نام آپ کے رفیق عزیز جناب علامہ عبدالنبی کوکٹ رحمہ اللہ نے خلیفہ اوّل حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی نسبت سے 'جامعہ صدیقیہ سراج العلوم' تجویز کیا۔ جہاں تجوید اور حفظِ قرآن کا کام بھی شروع کردیا گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اُن کی علمی اور روحانی شخصیت کے ناطے سے لوگ دھڑا دھڑ اپنے بچوں کو اس نابغۂ روزگار کی درس گاہ میں داخل کرانے لگے۔ اِس عظیم مدرسے میں حفظ اور فن تجوید پر خصوصی توجہ دی گئی اور آنے والے وقت میں یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِدارہ فن تجوید کا عظیم کا مرکز بن گیا۔ وہ لوگ جو جامعہ صدیقہ سراج العلوم سے فارغ التحصیل ہوتے تو اس بات کا اظہار بڑے فخر اور محبت سے کرتے کہ ہم جامعہ صدیقیہ کے فارغ التحصیل ہیں۔

جمعیت علمائے پاکستان سے وابستگی

جمعیت علمائے پاکستان سے آپ کی گہری وابستگی تھی۔ آپ کے قریبی دوست مولانا شاہ اَحمد نورانی رحمہ اللہ، مولانا عبدالستار نیازی رحمہ اللہ اور مولانا اکبر ساقی رحمہ اللہ وغیرہ۔ آپ کی اِمداد اور دعائیں حاصل کرنے کے لیے قاری یوسف صدیقی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ جمعیت علمائے پاکستان میں آپ کا کردار نمایاں ہے۔ آپ جمعیت علمائے پاکستان کی کامیابی کے لیے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

اَئمہ کرام کے کورس میں اوّل پوزیشن

آپ اِمام القراء تو تھے ہی لیکن اپنی علمی قابلیت کی بنا پر ۱۹۶۷ء میں جامعہ اِسلامیہ بہاولپور سے اَئمہ کرام کے کورس میں اَوّل پوزیشن حاصل کی۔

حج بیت اللہ کی سعادت

رب ذوالجلال نے آپ کو ۱۹۷۶ء میں بعد میں ۱۹۸۶ء میں حج بیت اللہ شریف اور روضہ اَقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب فرمایا۔ (دوسری مرتبہ حج بیت اللہ کے موقع پر آپ کی زوجہ محترمہ بھی آپ کے ہمراہ تھیں)

تصانیف

آپ عالم صفت قاری تھے اور اپنے علم میں اِضافے کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے فن تجوید وقراءت کے آپ رحمہ اللہ اچھے استاد تھے۔ آپ کی تصنیف 'مقدمہ التجوید اور ضیاء التجوید' تجوید کے اِسرار و رموز پر بہترین کتابیں سمجھی جاتی ہیں۔

اَولاد

آپ کے صاحبزادگان قرآنِ پاک کے نہ صرف حافظ بلکہ زبردست قاری ہیں جن کے اَسماء یہ ہیں:

① صاحبزادہ قاری غلام مصطفیٰ صاحب صدیقی رحمہ اللہ
② صاحبزادہ قاری جمیل احمد مدنی
③ صاحبزادہ قاری احمد شکیل صدیقی
④ صاحبزادہ قاری احمد عقیل صدیقی
⑤ صاحبزادہ قاری وقاص احمد صدیقی

تلامذہ

آپ کے تلامذہ کی تعداد بہت کثیر ہے چند مشاہیر درج ذیل ہیں:

① قاری غلام مصطفیٰ صدیقی
② قاری جمیل احمد
③ قاری شکیل احمد صدیقی
④ قاری عقیل احمد صدیقی
⑤ قاری محمد کرامت اللہ
⑥ قاری احمد دین
⑦ قاری محمد بخش کرمی
⑧ قاری محمد ریاض تونسوی
⑨ قاری سید مظفر حسین شاہ بخاری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑩ قاری غلام عباس ⑪ قاری محمد امین ⑫ قاری پیر عابد سیفی
⑬ قاری محمد اسماعیل ⑭ قاری محمد اکرم نظامی ⑮ پاکستان کے معروف قاری سید صداقت علی

شخصی اَحوال

جمعیت علمائے پاکستان میں آپ کو ایک خاص مقام حاصل تھا۔

اَندازِ تدریس

چونکہ حضرت قاری صاحب کو مسلک اَہل سنت و جماعت حنفی بریلوی میں اِمام القراء کے نام سے یاد کیا جاتا ہے آپ ماہر فن تھے اور آپ کا شمار نامور اَساتذہ میں ہوتا تھا تو اُسی لحاظ سے آپ کا اَندازِ تدریس بھی بہت اعلیٰ تھا۔ آپ کا تدریس کا اَنداز سادہ اور بہت جامع ہوتا تھا ہر طالب علم آسانی آپ کی بات سمجھ جاتا تھا آپ کے اِدارہ جامعہ صدیقیہ سراج العلوم میں نماز فجر کے بعد سے لے کر رات گئے تک پڑھائی کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ آپ مشق، حدر، تدویر، قوانین اور اِجراء وغیرہ ہر چیز پر خصوصی توجہ فرماتے تھے۔

رِحلت

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ نے ۱۹/اپریل ۱۹۹۲ء کو وفات پائی اور آپ اپنے مدرسہ جامعہ صدیقیہ سراج العلوم میں مدفون ہیں۔ قاری غلام رسول صاحب. قاری برخوردار سدیدی صاحب. قاری کرامت اللہ.

شیخ القراء قاری غلام رسول صاحب لاہور

نام ونسب

آپ کا نام غلام رسول بن الحاج محمد حسین صاحب ہے۔

پیدائش

مئی ۱۹۳۱ء کو جی ٹی روڈ سلامت پورہ لاہور میں پیدا ہوئے۔

اِبتدائی تعلیم

ناظرہ اور پرائمری تک ابتدائی تعلیم آپ نے سلامت پورہ لاہور سے حاصل کی۔

مڈل ومیٹرک

مڈل ومیٹرک گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول گنج مغلپورہ لاہور سے کیا۔

علم تجوید وقراءت کی تکمیل

اِبتداء میں آپ نے کچھ عرصہ استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد شریف صاحب سے جامعہ تجوید القرآن کنڈی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گراں لاہور سے پڑھا اور پھر تجوید و قراءات کا مکمل کورس اُستاذ القراء حضرت مولانا قاری عبدالمالک صاحب سے جامعہ اسلامیہ پرانی انارکلی لاہور سے مکمل کیا اور سندِ فراغت حاصل کی۔

درس نظامی کی تکمیل

آپ نے درس نظامی کی تکمیل جامعہ حزب الاحناف سے کی ہے۔ جامعہ حزب الاحناف میں آپ کے اساتذہ درج ذیل ہیں:

اُستاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب، شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا حافظ محمد عالم صاحب، استاذ العلماء حضرت علامہ منور علی شاہ صاحب، استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمود احمد رضوی صاحب، استاذ العلماء شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا سید ابوالبرکات شاہ صاحب۔

فاضل عربی

آپ نے سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ لاہور سے فاضل عربی کیا۔

مقامات تدریس

آپ نے دورۂ حدیث شریف کے دوران کچھ عرصہ جامعہ حزب الاحناف لاہور میں علم تجوید وقراءات پڑھایا۔ اس کے بعد آپ نے مسلسل ۱۳ سال جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں علم تجوید وقراءات کی تدریس کی اور تجوید وقراءات کے خوب جوہر لٹائے اور تجوید وقراءات کے طلباء اور کثیر تعداد میں شائقین نے آپ سے بھرپور استفادہ کیا۔ جامعہ نعیمیہ کے بعد آپ نے کنگ آٹو سٹور میکلوڈ روڈ لاہور کی عمارت کی ایک منزل پر تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور عرصہ ایک سال تک وہاں پڑھایا جہاں کثیر تعداد میں طلباء اور لوگوں نے آپ سے علم تجوید وقراءات سیکھا۔

جامعہ تجوید القران کی صدر بازار لاہور میں تدریس

۱۹۵۹ء میں آپ نے صدر بازار لاہور کینٹ میں اپنا ادارہ جامعہ تجوید القرآن قائم کیا اور عرصہ دراز تک وہاں بڑی محنت شاقہ سے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے ابھی بھی مختلف اوقات میں آپ تدریس فرما رہے ہیں۔ جب آپ وہاں باقاعدہ پڑھاتے تھے تو طلباء کی کثیر تعداد ہوتی تھی اور جامعہ تجوید القرآن تجوید وقراءات کے مثالی مدارس کی صف میں شامل تھا پورے پاکستان سے طلباء حضرت قاری صاحب کا شہرہ سن کر اس ادارہ میں تعلیم حاصل کرنے آتے تھے۔

جامعہ دارالقرآن نیوگارڈن ٹاؤن لاہور میں تدریس

۱۹۶۷ء میں اپنا ایک اور اِدارہ نیوگارڈن ٹاؤن برکت مارکیٹ لاہور میں دار القرآن کے نام سے قائم کیا یہ ادارہ بڑا عظیم الشان ہے اس ادارہ کی جگہ بڑی وسیع و عریض ہے اور مسجد و مدرسہ کی عمارت بہت وسیع، عظیم الشان اور دیدہ زیب ہے۔ یہ ادارہ رقبہ اور عمارت کے لحاظ سے لاہور کے بڑے اداروں میں شمار ہوتا ہے اس ادارہ میں حضرت قاری صاحب نے عرصہ دراز تک باقاعدہ پڑھایا۔ اور اب بھی آپ مختلف اوقات میں ادارہ ہذا میں پڑھا رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطابت

ابتداء میں آپ جامع مسجد گوالمنڈی لاہور میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے اس کے بعد جامع مسجد اشرفیہ چوک سنت نگر لاہور میں پھر اپنے ادارہ کی مسجد، جامع مسجد نورانی ملحقہ تجوید القرآن صدر بازار لاہور کینٹ میں اور پھر اپنے ادارہ دارالقرآن برکت مارکیٹ نیوگارڈن ٹاؤن لاہور میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

مدارس کا قیام

حضرت قاری صاحب کی اَندرون و بیرون ملک بے شمار خدمات ہیں جس طرح اُن کی شخصیت عظیم ہے اسی طرح ان کے کارہائے نمایاں بھی بہت شاندار اور عظیم ہیں۔ انہوں نے عظیم الشان مدارس قائم کئے ہیں جن سے ہزاروں طلباء و طالبات تعلیم حاصل کرچکے ہیں اور ہزاروں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ آپ کے مدارس کی تفصیل یہ ہے۔

① جامعہ تجوید القرآن، نورانی مسجد صدر بازار لاہور چھاؤنی۔ قائم شدہ ۱۹۵۹ء
② دارالقرآن جامع مسجد غوثیہ۔ ۷ سوک سنٹر نیوگارڈن ٹاؤن لاہور۔ قائم شدہ۔ ۱۹۶۷ء
③ مدرسہ تعلیم القرآن، سلامت پورہ لاہور۔ قائم شدہ۔ ۱۹۷۳ء
④ صدر تجوید القرآن بالمقابل نیول ہیڈکوارٹر اسلام آباد۔ قائم شدہ۔ ۱۹۷۳ء

تلامذہ

حضرت قاری صاحب کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں نامور قراء، قاریات اور بڑے بڑے علماء شامل ہیں جو اندرون و بیرون ملک دین حنیف کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جو قراء و قاریات حضرات بیرون ملک خدمت دین میں مصروف ہیں ان کی تعداد دو صد کے قریب ہے چند مشاہیر تلامذہ کے اسماء درج ذیل ہیں:

① ڈاکٹر قاری محمد یونس، اسلام آباد
② علامہ ڈاکٹر قاری محمد سرفراز نعیمی شہید لاہور
③ قاری منظور احمد نعیمی
④ قاری محمد اکرم نعیمی
⑤ قاری عبدالحفیظ اعوان
⑥ قاری اللہ بخش نقشبندی
⑦ قاری محمد مدثر رسول (فرزند)
⑧ قاری محمد مبشر رسول (فرزند)
⑨ قاری محمد مزمل رسول (فرزند)
⑩ قاری عبدالغفار نقشبندی، ملتان
⑪ قاری محمد صادق
⑫ قاری محمد رمضان قادر
⑬ قاری بشیر نسیم اعوان
⑭ قاری احمد خان باروی
⑮ قاری اللہ بخش ورق
⑯ علامہ قاری غافر بخش
⑰ قاری خادم حسین چشتی

اَولاد

آپ کے تین صاحبزادے ہیں۔

① قاری محمد مبشر رسول۔ صدر دارالقرآن کینیڈا
② قاری محمد مدثر رسول۔ ناظم اعلیٰ، دارالقرآن برکت مارکیٹ نیوگارڈن ٹاؤن لاہور
③ قاری محمد مزمل رسول۔ یہ کینیڈا کے شہر کیلگری میں ہیں اور وہاں دینی مدرسہ بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحبزادیاں

آپ کی سات صاحبزادیاں ہیں جن میں سے تین فوت ہوگئی ہیں اور چار حیات ہیں۔ جن میں تین اپنے قائم کردہ مدارس میں شعبہ حفظ وتجوید وقراءت کی تدریس میں مشغول ہیں۔

تصانیف

حضرت قاری صاحب نے اپنی بے پناہ مصروفیات جن میں درس وتدریس، وعظ وتبلیغ اور بیک وقت کئی کئی محافل میں تلاوت ونعت اورخطابات کے باوجودتصنیف وتالیف کی طرف بھی توجہ دی اور اُن کے لئے یادگار اورصدقہ جاری ہیں۔ آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں:

① فن تجوید اوراس کی اہمیت۔تصنیف کردہ ۱۹۶۳ء

② علم التجوید۔تصنیف کردہ ۱۹۶۶ء محکمہ تعلیم میں منظور ہے۔

③ حاشیہ المقدمۃ الجزریہ۔تصنیف کردہ ۱۹۶۷ء

④ اسوۂ خلیل۔تصنیف کردہ ۱۹۵۹ء

⑤ ریاض الجنۃ۔تصنیف کردہ ۱۹۶۱ء

⑥ سیروا فی الارض۔تصنیف کردہ ۲۰۰۹ء

آخر الذکر کتاب حضرت قاری صاحب کے بیرون ممالک دوروں پر مشتمل ہے۔ قاری صاحب نے جن جن ممالک میں جن جن مقامات پر تلاوت کی،نعت شریف پڑھی یا خطابات فرمائے اُن سب کا تفصیلاً ذکر ہے۔

خاندانی وجاہت

حضرت قاری صاحب کے والد گرامی جناب الحاج محمد حسین صاحب نہایت ہی عابد وزاھد اورصوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اورشریعت مطہرہ اورسنت نبوت کے متبع تھے اور وہ حضرت بابا جی محمد قاسم صاحب موہڑوی کے خلیفہ تھے۔ الحاج محمد حسین صاحب نے تین مرتبہ حج کی سعادت حاصل کی۔

① اپنی والدۂ محترمہ کے ساتھ

② اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ

③ اپنے بیٹے محمد طفیل صاحب کے ساتھ۔ سادہ مزاج اور درویش صفت انسان تھے، دینی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے،عبادت وریاضت اورتقویٰ کی وجہ سے اپنے قرب وجوار کے علاقہ جات اوراحباب میں بہت عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

شخصی اَحوال

حضرت قاری صاحب کا قد درمیانہ ہے مگر جسم تندرست وتوانا ہے، آپ باوقار اور بارُعب شخصیت کے مالک ہیں، بہت غیور، خوددار، حق گو اور بہادر انسان ہیں بلکہ شجاعت و بہادری تو آپ کو ورثہ میں ملی ہے کہ آپ کے والد گرامی الحاج محمد حسین صاحب دینی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے اورحضرت قاری صاحب کے بڑے بھائی غازی محمد اسحاق شہید رحمہ اللہ نے بھی شجاعت و بہادری کا مظاہرہ کیا اور جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کی شہادت کا مختصر تذکرہ یوں ہے کہ مسلمانوں نے مسجد شہید گنج لنڈا بازار لاہور کو سکھوں اور ہندوؤں کے قبضہ سے آزاد کرانے کے لئے بھرپور تحریک شروع کی ادھر مسلمانوں کی تحریک زور پر تھی اور ادھر ہندوؤں اور سکھوں کی تحریک زور پر تھی تو مسلمانوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریک کے عظیم مجاہد غازی محمد اسحاق شہید رحمہ اللہ نے اسی دوران ایک سکھ پولیس والے کو خنجر گھونپ کر فی النار کیا، پھر جیل میں رہے اور آپ کو پھانسی ہوئی جیل کی کوٹھڑی میں اور بوقت پھانسی اس عظیم مجاہد کے چہرے پر پریشانی نام کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ آپ خوش تھے اور آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ مزید تفصیل کے لئے کتاب ''تحریک مسجد شہید گنج کے گمنام مجاہد غازی محمد اسحاق شہید رحمہ اللہ'' کا مطالعہ فرما کر اپنا ایمان تازہ کریں۔

حضرت قاری صاحب سے مل کر سلف صالحین کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ اپنے بزرگوں اور اَساتذہ کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ آپ عالم اسلام کے مایہ ناز قاری، بہترین مدرس اور عالم باعمل ہیں، آپ کا انداز تدریس بہت خوبصورت اور عام فہم ہے۔ آپ تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے شاگردوں کی تربیت پر خصوصی توجہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سے اوصاف اور خوبیوں سے نوازا ہے، آپ بہترین خطیب، بہترین مصنف اور بلند پایہ نعت خواں ہیں۔ آپ کی تلاوت کا کیا کہنا اور پھر نعت شریف پڑھ دینا تو سونے پر سہاگہ ہے اللہ کریم نے آپ کو بہت خوبصورت اور سوز و گداز والی آواز عطا فرمائی ہے، آپ کا شمار قراء کے مشائخ میں ہوتا ہے۔ آپ جہاں تلاوت فرماتے ہیں اور نعت شریف پڑھتے ہیں مجمع عش عش کراٹھتا ہے۔ راقم نے قراء سے سنا ہے کہ جب حضرت قاری صاحب جوانی کے ایام میں کسی محفل میں تلاوت فرماتے یا اپنے شاگردوں کو مشق کرواتے تو لوگ چلتے ہوئے رک جاتے تھے جب تک حضرت کی تلاوت ختم نہ ہوتی لوگ وہاں سے ہلتے نہ تھے۔ آپ براہ راست اُستاذ القراء حضرت قاری عبدالمالک کے فیض یافتہ ہیں جن کی شاگردی پر قراء ناز کرتے ہیں۔ یہ آپ کیلئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔

اور دوسری بڑے اعزاز کی بات یہ ہے کہ حضرت قاری صاحب نے اپنے عالمی تبلیغی اور قرآنی دوروں پر مشتمل ایک کتاب تحریر فرمائی ہے جس کا نام ہے "سیروا فی الارض" اس کتاب میں انہوں نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ انہوں نے مصر کے عظیم شیوخ، الشیخ المقری محمود خلیل الحصری، الشیخ المقری محمد رفعت، الشیخ المقری مصطفیٰ اسماعیل، الشیخ المقری السید متولی عبدالعال، الشیخ المقری محمد صدیق المنشاوی، الشیخ المقری عبدالباسط، عبدالصمد کے ساتھ مختلف محافل میں مصر، پاکستان اور ملائیشیا میں اکٹھے تلاوتیں کیں ہیں یہ اُن کے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔

حضرت قاری صاحب کے بے شمار اعزازت ہیں۔ جتنے اعزازات اور خدمات ملکی اور غیر ملکی سطح پر آپ کی ہیں۔ بہت ہی کم قراء عظام کی اتنی خدمات و اعزازات ہوں گے بڑے سائز کے دس صفحات پر آپ کی ملکی اور غیر ملکی خدمات و اعزازات کا تذکرہ موجود ہے۔ حضرت قاری صاحب کی خود تحریر کردہ کتاب جس کا نام 'سیروا فی الأرض' ہے جو تقریباً ۴۳۲ صفحات پر مشتمل ہے اس میں آپ کے غیر ممالک میں تبلیغی اور قرآنی دوروں اور خدمات کا ذکر ہے جو عنقریب چھپ کر منظر عام پر آرہی ہے۔ آپ کا تعارف کروانا ایسے ہے جیسے سورج کو چراغ دکھانا، اصحاب علم وفضل آپ کو خوب جانتے ہیں، ملک پاکستان کے شہر شہر، قریہ قریہ، بستی بستی اور ریڈیو، ٹی وی پر آپ کی تلاوت، نعت اور خطابات کی آواز گونجتی رہی اور گونج رہی ہے۔ آپ کے فیض یافتہ اندرون و بیرون ممالک دین حنیف کی خدمات میں مصروف ہیں۔ اللہ کریم اس عظیم شخصیت کو صحت وسلامتی عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر قائم فرمائے اور دین حنیف کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ خلق خدا ان کی دینی خدمات سے فیض یاب ہوتی رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فن تجوید وقراءت کے حوالے سے ملکی سطح پر خدمات واعزازات

* ۱۹۶۱ء سے ریڈیو پاکستان پر ۱۹۶۴ء سے ٹیلیویژن پر قومی پروگرام میں تلاوت کے لئے A-1 کلاس قاری کے اعزاز حاصل کئے۔
* ۱۹۶۱ء میں ملتان میں کل مغربی پاکستان حُسن قراءت کے مقابلہ میں اوّل آنے والے تین قاریوں میں شامل ہیں۔
* ۱۹۶۱ء میں ریڈیو پاکستان سے روزانہ صبح تلاوت کلام پاک کرنے کے لئے پاکستان مقابلہ قراءت میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔
* یکم جولائی ۱۹۶۲ء میں دارالقرآن کراچی کے تحت کل پاکستان مقابلہ قراءت میں گولڈ میڈل حاصل کیا اور قرآن پاک کا نسخہ بدست سفیر ملایا حاصل کیا۔
* ۱۹۶۴ء میں کل پاکستان مقابلہ قراءت برائے خواتین منعقد کیا جس سے خواتین میں قراءت کا شوق پیدا ہوا اور آج ہر سکول اور کالج میں مقابلہ قراءات قائم کیا جا رہا ہے۔
* ۱۱ مارچ ۱۹۶۵ء کو ریڈیو پاکستان لاہور کے لئے ٹرانسلیٹر اور ۱۹۔ اگست کو ریڈیو پاکستان لاہور کے نئے براڈ کاسٹنگ ہاؤس کے افتتاح کے موقع پر تلاوت کا شرف حاصل ہوا۔
* ستمبر ۱۹۶۵ء میں پاک بھارت جنگ کے دوران ریڈیو، ٹیلیویژن اور خود محاذوں پر خود جا کر متعدد بار قرآن پاک پڑھ کر مجاہدین کے حوصلے بڑھانے کے علاوہ تحائف دیتے رہے جس پر سرٹیفیکیٹ حاصل کئے۔
* ۱۹۶۵ء میں ایجوکیشن کالج برائے خواتین میں سی ٹی اور بی ایڈ کی طالبات کو فن تجوید کی تربیت دینا شروع کی جو اساتذہ بن کر ملک کے مختلف علاقوں کے سکولوں میں اس فن عزیز کی خدمت کر رہی ہیں۔
* یکم جولائی ۱۹۶۶ء کو تاریخ میں پہلی مرتبہ بادشاہی مسجد لاہور میں کل پاکستان محفل قراءت منعقد ہوئی جس کا مکمل اہتمام ناچیز نے کیا۔
* ۹ر فروری ۱۹۶۷ء متحدہ عرب جمہوریہ کے ممتاز قاری الشیخ محمود خلیل الحصری بندہ کی دعوت پر پاکستان تشریف لائے ان کے ساتھ مصر کے قاری عبدالصمد قاری عبدالباسط کے علاوہ چھ اسلامی ممالک کے معروف قراء مختلف مقامات پر محافل قراءت میں شرکت کی۔
* ۱۹۶۸ء ہر سال مارچ میں جشن خیبر پشاور، جشن دولئی بہاولپور، راولپنڈی، جہلم، گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، شیخوپورہ، لائلپور، سرگودھا، قصور، بہاولنگر، پاکپتن شریف، بورے والہ، عارف والا، خانیوال، ملتان، ساہیوال، ہارون آباد، خانپور، حیدرآباد اور کراچی میں علاقائی جشن کے موقعوں پر سرکاری سطح پر منعقد ہونے والی محافل قراءت اور مقابلہ میں شرکت کی۔ مذکورہ شہروں اور اس کے علاوہ بھی دوسرے شہروں کے تمام کالجوں میں ہونے والی محافل قراءت اور مقابلہ قراءات میں شرکت وبحثیت جج شرکت کی۔
* جولائی ۱۹۶۷ء میں گورنمنٹ کی طرف سے ناظرہ قرآن کورس منعقد ہوا جس میں ناظرہ قرآن کورس کمیٹی کا ممبر منتخب ہونے کے بعد ۲۶ ہزار معلمین، معلمات کو صحیح قرآن خوانی کی تربیت دینے کا شرف حاصل ہوا۔
* اکتوبر ۱۹۶۸ء میں پنجاب پبلک لائبریری بیت القرآن کا افتتاح میری تلاوت سے ہوا جس کا افتتاح گورنر مغربی پاکستان نے کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* مارچ ۱۹۷۲ء میں صدر پاکستان نے لاہور میں تاریخی جلسہ کیا۔ جس کا اُسی جلسہ اسی میدان کا نام تبدیل کر کے قذافی سٹیڈیم رکھا۔ اس عدیم المثال مجمع کی کارروائی ناچیز کی تلاوت سے ہوئی۔
* ۱۹۷۲ء سے قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بحیثیت قاری تقرر ہوا۔
* ۱۹۷۳ء میں نیشنل ہک اَپ کے لئے قراء کے انتخاب کے لئے قومی قراءت کا ممبر نامزد کیا گیا۔
* ۱۹۷۴ء میں اسلامی سربراہی کانفرنس میں افتتاحی تلاوت کی اور بادشاہی مسجد میں کانفرنس کے دن جمعۃ المبارک کے روز ۳۸ ملکوں کے سربراہوں کے روبُرو ایک گھنٹہ تلاوت کی۔ جس سے شاہ فیصل پر وجد کی کیفیت طاری تھی۔
* ۱۹۷۴ء دسمبر قومی اسمبلی کے تاریخی اجلاس میں افتتاحی تلاوت کی، اس اجلاس میں قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا۔
* ۲۴ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو علی ہجویری کے مزار کا صدر دروازہ سونے اور چاندی سے تیار کر کے لگایا گیا۔ اس تقریب میں افتتاحی تلاوت کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔
* ۳ر جنوری ۱۹۷۵ء قائداعظم محمد علی جناحؒ سیمینار پنجاب صوبائی اسمبلی صدر پاکستان نے کیا جسکی افتتاحی تلاوت کی۔
* ۱۹۷۶ء میں پاکستان میں پہلی بار عالمی سیرت کانگریس میں افتتاحی تلاوت کی۔
* ۱۹۷۸ء میں اہالیان فیصل آباد نے باسط ثانی کا خطاب اور ایوارڈ دیا۔
* مئی ۱۹۷۸ء میں جمعیت قراء سواد اعظم پاکستان کی سپریم کونسل کا نگران اعلیٰ منتخب ہوا۔
* جون ۱۹۷۸ء میں اکیس دن میں ترتیل سے پورا قرآن پاک شالیمار ریکارڈنگ کمپنی نے میری آواز میں ریکارڈ کیا۔
* ٹیلیویژن لاہور اسٹیشن نے مجھے ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۳ء، ۱۹۸۴ء میں ٹی وی ایوارڈ پر نامزد کیا اور تعریفی سند دی۔
* ۱۹۸۴ء درس و تدریس کا پروگرام (آیئے قرآن شریف پڑھئے) ریڈیو پاکستان سے قومی پروگرام میں شروع کیا۔
* ۱۹ر مئی ۱۹۸۵ء کو پاک اصلاحی کمیٹی قصور نے قرآنی خدمات پر بابا بلّھے شاہ ایوارڈ دیا۔
* ۸ر اگست ۱۹۸۵ء پاکستان ٹیلیویژن ایوارڈ (برائے حُسن قراءت)
* ۱۴ر اگست ۱۹۸۵ء کو صدر مملکت نے صدارتی تمغہ حُسن کارکردگی (برائے قراءت) کا اعلان کیا۔
* ۲۳ر مارچ ۱۹۸۶ء صدارتی ایوارڈ۔
* ۲۷ر نومبر ۱۹۸۶ء پاکستان ٹی وی کے پہلے قاری ہونے کے اعزاز میں گولڈ میڈل۔
* جنوری ۱۹۸۸ء ریڈیو، ٹی وی کا بہترین گریجوایٹ ایوارڈ۔ منجانب کلچرل ایسوسی ایشن آف پاکستان گریجوایٹس۔
* ۲۸ر ستمبر ۱۹۹۲ء جماعت اہلسنت پاکستان کی طرف سے نعت کانفرنس جناح ہال گولڈن شیلڈ۔
* ۱۰ر اکتوبر ۱۹۹۲ء گورنمنٹ اسلامیہ کالج لاہور صد سالہ تقریب پر ایوارڈ۔
* ۲۳ر دسمبر ۱۹۹۲ء غریب نواز ایوارڈ خواجہ صاحب کے یوم پر (الحمراہال) انجمن سپاہ مصطفیٰ لاہور۔
* ۲۴ر دسمبر ۱۹۹۲ء کلچر ایسوسی ایشن پاکستان گریجوایٹ کی طرف سے دوسرا گریجوایٹس ایوارڈ۔
* ۱۷ر فروری ۱۹۹۳ء نواز شریف کالج حُسن کارکردگی شیلڈ۔
* ۱۹ر فروری ۱۹۹۳ء روزنامہ جنگ، ہمدرد کتب خانہ حسن کارکردگی شیلڈ ایوارڈ۔
* ۱۱ر نومبر ۱۹۹۳ء روزنامہ جنگ کی طرف سے حُسن کارکردگی برائے قراءت ایوارڈ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ۲۹ دسمبر ۱۹۹۳ء گریجویٹ ریڈیو ایوارڈ۔
- جون ۱۹۹۴ء میں سید اقبال گیلانی ایوارڈ کمیٹی کی طرف سے بدست سید نسیم حسن شاہ صاحب، ریٹائرڈ چیف جسٹس پاکستان سے ملک اور بیرون ملک قرآنی خدمات پر ایوارڈ وصول کیا۔
- لائف اچیومنٹ ایوارڈ ریڈیو پاکستان ۲۰۰۰ء عطا کیا گیا۔

فن تجوید وقراءت کے حوالے سے عالمی سطح پر خدمات واعزازات

- ۱۹۶۳ء میں ملایا میں منعقدہ عالمی مقابلہ قرأت میں گولڈ میڈل اور سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔
- ۱۹۶۶ء ۲۱ جولائی تا ۹ ستمبر ادارہ اصلاح المسلمین کے نائب صدر کی حیثیت سے افغانستان، ایران، اُردن، فلسطین اور شام کا پاکستان کی طرف سے غیر سرکاری خیرسگالی دورہ کیا، مسئلہ کشمیر میں پاکستان کی حمائت میں حاصل کی اور قرآن کریم سے عرب ممالک میں عربوں سے داد تحسین حاصل کی۔
- ۱۹۶۷ء میں ملایا میں منعقد عالمی مقابلہ قرأت میں قرآن مجید کا عظیم تحفہ اور سند حاصل کی۔
- ۱۹۶۹ء میں کوالالمپور (ملائیشیا) میں منعقدہ انٹرنیشنل مقابلہ قرأت میں گولڈ شیلڈ اور سند حاصل کی۔
- ۱۹۷۶ء دسمبر تا جنوری ۱۹۷۸ء ایک سال کا چودہ ملکوں کا قرآنی دورہ کیا جس کے دوران برطانیہ، لیبیا، کویت، جدہ شریف، مدینہ طیبہ، بحرین اور دوبئی میں قرآن سنٹر کھولے۔
- ۱۹۷۷ء میں ورلڈ اسلامک مشن یو۔کے، کے شعبہ تجوید وقرأت کے صدر نامزد ہوئے۔
- ۸ جولائی ۱۹۷۹ء تا ۳۱۔اکتوبر ۱۹۸۱ء برطانیہ، عراق، ناروے، سعودی عرب اور دوحا، قطر کا قرآنی دورہ کیا۔
- ۹ جولائی ۱۹۷۹ء تا ۲۲ فروری ۱۹۸۰ء ایس آر انٹرنیشنل کی دعوت پر برطانیہ میں مکمل قرآن حکیم مع انگلش ترجمہ ریکارڈنگ کرائی۔
- ۱۵ جولائی ۱۹۷۹ء برمنگھم (برطانیہ) میں نظام مصطفیٰ کانفرنس میں شرکت اور تلاوت کی۔
- ۲۷ نومبر ۱۹۷۹ء تا ۲۹۔اپریل ۱۹۸۰ء زیر اہتمام ورلڈ اسلامک مشن بریڈفورڈ برطانیہ میں علماء کو تجوید وقرأت کی کلاسیں قائم کیں۔
- ۱۴ فروری ۱۹۸۰ء لندن میں یو، ایم، او کے زیر اہتمام میلاد ڈنر میں شرکت اور تلاوت کلام پاک کی۔ جس کی صدارت برطانیہ کے ہوم منسٹر نے کی۔ ۲۶ فروری ۱۹۸۰ء آپ کی آواز میں ریکارڈ شدہ قرآن افتتاحی تقریب میں تلاوت کلام پاک کی۔
- ۹ اپریل ۱۹۸۰ء کو اسلامک کونسل فار یورپ کے زیر اہتمام ہتھرو ہوٹل لندن میں مسلم اقلیت کے جلسہ میں شرکت اور تلاوت کلام پاک کی۔
- ۱۲ تا ۱۵۔اپریل ۱۹۸۰ء اسلامک کونسل فار یورپ کے زیر اہتمام The Prophet Mohammad ﷺ and his Massage عالمی کانفرنس کی افتتاحی تقریب منعقدہ البرٹ ہال لندن میں تلاوت کی اور منعقدہ تمام اجلاس میں شرکت اور تلاوت کی۔
- ۵ مئی تا ۱۳ مئی ۱۹۸۰ء وزیر اوقاف حکومت عراق کی دعوت پر لندن سے عراق کا دورہ کیا جہاں پر وزیر اوقاف سید نورالفیصل صاحب نے میرے لئے عراقی شہریت کا اعلان کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ۳۰/مئی تا ٦ جولائی ۱۹۸۰ء ناروے میں مقیم مسلمانوں کی تنظیم جماعت اہل سنت کی دعوت پر تبلیغی دورہ کیا۔
- ۱۳/جون تا ۱۶ جون ۱۹۸۰ء میں ورلڈ اسلامک مشن کے زیر اہتمام ایمسٹرڈم میں تیسری عالمی کانفرنس میں تلاوت اور تقریر کے لئے شرکت کی۔
- ۱۷/جولائی تا ۱۲ ستمبر ۱۹۸۰ء زیارت حرمین شریفین وسعادت حج حاصل کی۔
- ۲۸/اکتوبر تا ۳۰۔اکتوبر دوہا قطر کا دورہ کیا اور ٹی وی، ریڈیو پر تلاوت کی۔
- ۸/اگست ۱۹۸۱ء تا ۱٦۔اکتوبر ۱۹۸۱ء حکومت عراق کی دعوت پر عراق اور سعودی عرب کا دورہ کیا اس موقع پر اپنی آواز میں ریکارڈ شدہ مکمل قرآن پاک مع انگلش ترجمہ صدر صدام حسین کو پیش کیا۔
- ۲۹/اکتوبر ۱۹۸۱ء دمشق میں ہونے والے عالمی مقابلۂ قرأت میں بحیثیت جج شرکت کی اس موقع پر اپنی آواز میں ریکارڈ شدہ مکمل قرآن مجید مع انگلش ترجمہ صدر حافظ الاسد کو پیش کیا۔
- ۱۸/دسمبر ۱۹۸۴ء تا ۱۷ جنوری ۱۹۸۵ء پاکستان سنٹر ابوظہی میں کل یو، بی، آئی مقابلہ قرأت اور نعت خوانی میں بطور چیف جج مقرر کیا گیا اور متحدہ عرب امارت ودوحا قطر کا دورہ قرآن کیا۔ ٹی وی، ریڈیو پر تلاوت ریکارڈ کیں۔
- ۱۹/اگست ۱۹۸۵ء کو حج پر روانگی۔
- ۳۰/ستمبر ۱۹۸۵ء متحدہ عرب امارت اور دوحہ وقطر کا قرآنی دورہ۔ عرب امارات، دوحہ اور قطر کے ٹی وی، ریڈیو پر تلاوتین۔ محفل حمد ونعت ابوظہی، شارجہ میں شرکت کی۔
- ۷/مئی ۱۹۸٦ء تا ۱۲ جون ۱۹۸٦ء متحدہ عرب امارات کا قرآنی دورہ
- ۸/دسمبر ۱۹۸٦ء تا ۲۷ دسمبر ۱۹۸٦ء متحدہ عرب امارات کا قرآنی دورہ۔
- ۲۸/دسمبر ۱۹۸٦ء تا ۱۰ جنوری ۱۹۸٦ء عمرہ شریف۔
- ۱۱/جنوری ۱۹۸۷ء تا ۱۷ جنوری ۱۹۸۷ء متحدہ عرب کا دورہ قرآنی۔
- ۱۸/جنوری ۱۹۸۷ء تا ۷ دسمبر ۱۹۸۷ء متحدہ عرب امارت کا قرآنی دورہ۔

① عالمی قرآنی دورہ

- ۷ دسمبر ۱۹۸۷ء تا ۱۴ مارچ ۱۹۸۸ء برطانیہ کا قرآنی دورہ کیا اور کل برطانیہ جمعیت قراء کی بنیاد رکھی۔
- ۱۵ مارچ ۱۹۸۸ء تا ۱۷ ستمبر ۱۹۸۸ء امریکہ اور کینیڈا کا قرآنی دورہ اور مکمل قرآن ریکارڈ کیا۔
- ۱۸ ستمبر ۱۹۸۸ء تا ۸ نومبر ۱۹۸۸ء برطانیہ قرآنی دورہ۔

② عالمی قرآنی دورہ

- ۹/نومبر ۱۹۸۸ء تا ۳ دسمبر ۱۹۸۸ء کویت، سعودی عرب، عمرہ شریف اور متحدہ عرب امارات کا قرآنی دورہ۔
- ۲۷/مئی ۱۹۸۹ء تا ۱۹ جون ۱۹۸۹ء کینیڈا کا قرآنی دورہ۔
- ۲۰/جون ۱۹۸۹ء تا ۱۱ جولائی ۱۹۸۹ء امریکہ قرآنی دورہ۔
- ۱۲/جولائی ۱۹۸۹ء تا ۲۔اگست ۱۹۸۹ء برطانیہ کا قرآنی دورہ۔
- ۲۸/ستمبر ۱۹۸۹ء تا ۱۲۔اکتوبر ۱۹۸۹ء بغداد شریف حکومت عراق کی طرف سے قرآنی دورہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ عالمی قرآنی دورہ

* ۸/اپریل ۱۹۹۰ء تا ۱۶۔اپریل ۱۹۹۰ء متحدہ عرب امارت کا مکمل قرآنی دورہ۔
* ۲۱/اپریل ۱۹۹۰ء تا ۱۱ جون ۱۹۹۰ء امریکہ میں مکمل قرآن ویڈیو کیا
* ۱۲/جون ۱۹۹۰ء تا ۲۶ جولائی ۱۹۹۰ء برطانیہ کا قرآنی دورہ اور صوت القرآن لائبریری کی بنیاد رکھی۔

④ عالمی قرآنی دورہ

* ۱۵/ستمبر ۱۹۹۱ء تا یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء متحدہ عرب امارت
* ۲۵/اکتوبر ۱۹۹۱ء تا ۲۱ مئی ۱۹۹۲ء امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کا عالمی قرآنی دورہ۔

⑤ عالمی قرآنی دورہ

* ۱۸/مارچ ۱۹۹۳ء تا ۷ جون ۱۹۹۳ء کینیڈا، امریکہ کا عالمی قرآنی دورہ۔
* ۸/جون ۱۹۹۳ء تا ۲۷ جون ۱۹۹۳ء برطانیہ کا قرآنی دورہ۔

⑥ عالمی قرآنی دورہ

* ۵/اگست ۱۹۹۳ء تا ۵۔اکتوبر ۱۹۹۳ء کینیڈا، امریکہ کا قرآنی دورہ
* ۳/اکتوبر ۱۹۹۳ء عالمی میلاد النبی ﷺ کمیٹی اور ورلڈ اسلامک مشن کینیڈا، امریکہ کی طرف سے ان ممالک میں قرآنی اور دینی خدمات پر ایوارڈ دیا۔
* ۴/اکتوبر ۱۹۹۳ء تا ۱۴۔اکتوبر ۱۹۹۳ء مصر اور سعودی عرب کا قرآنی دورہ اور عمرہ شریف وزیارت حرمین شریفین۔

⑦ عالمی قرآنی دورہ

* ۲۵/جنوری تا ۲۸ مئی ۱۹۹۴ء عالمی قرآنی دورہ متحدہ عرب امارات کینیڈا، شمالی امریکہ وغیرہ اور دارالقرآن کینیڈا INL کا قیام اور مورخہ ۷ مئی ۱۹۹۴ء کو ٹورانٹو کینیڈا میں دارالقرآن کینیڈا کی تعارفی تقریب کے موقعہ پر انٹرنیشنل قرآن کانفرنس منعقد کی اور ۲۹ جنوری ۱۹۹۴ء کو ٹورانٹو کینیڈا میں انٹرنیشنل محفل میں شرکت کی۔

⑧ عالمی قرآنی دورہ

* ۶/ستمبر ۱۹۹۴ء تا ۲۲۔اکتوبر ۱۹۹۴ء متحدہ عرب امارات، کینیڈا اور برطانیہ کا آٹھواں عالمی قرآنی دورہ کیا۔

اُستاذ القراء قاری محمد برخوردار اَحمد سدیدی صاحب

نام ونسب

اُستاذ القراء قاری محمد برخوردار احمد بن میاں اللہ داد صاحب رحمہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وِلادت

آپ ۱۹۵۰ء کو ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال کے ایک گاؤں عالم والا میں پیدا ہوئے۔

اِبتدائی تعلیم

آپ نے اِبتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں عالم والا میں حاصل کی۔ اس کے بعد قرآن کریم حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوا تو مرولہ میں داخلہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تقریباً اڑھائی سال کے عرصہ میں قاری محمد متاع صاحب سے قرآن پاک حفظ کرلیا۔ تکمیل حفظ قرآن کے پروگرام میں آپ کے والد محترم میاں اللہ داد صاحب تشریف لائے۔ انتہائی خوشی و مسرت کا اِظہار کرتے ہوئے حسب توفیق طلباء کی دعوت کی اور اَساتذہ کرام کی مالی خدمت کی۔

علم تجوید کی تکمیل

۲۱/اپریل ۱۹۷۱ء میں جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو سے اُستاذ القراء قاری محمد اَمیر صاحب سے علم تجوید کی تکمیل کی اور سندِ فراغت حاصل کی اس کے بعد اُستاذ القراء قاری عبدالقیوم صدیقی صاحب اور استاذ القراء قاری عبدالوھاب مکی صاحب سے اس فن میں اِستفادہ کیا۔

تدریس کا آغاز

آپ نے قاری محمد حیات صاحب کی معرفت رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور میں تدریس کا آغاز کیا۔

قراءاتِ سبعہ کی تکمیل

آپ نے شیخ القراء والمجودین قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کے پاس قراءاتِ سبعہ میں داخلہ لے لیا۔ اس طرح درسِ نظامی اور قراءاتِ سبعہ کے اَسباق ساتھ ساتھ چلتے رہے۔

اِمامت و خطابت

اسی دوران ۱۹۷۶ء میں جامع مسجد کریمیہ حسن پارک بلال گنج لاہور میں حضرت حاجی محمد علی صاحب کے فرمان کے مطابق اِمامت و خطابت کی خدمات سرانجام دینا شروع کردیں۔ ۷/نومبر ۱۹۷۶ء میں قراءاتِ سبعہ کی تکمیل کی۔

درسِ نظامی کی تکمیل

آپ نے اپنے استاذ محترم حضرت حاجی محمد علی صاحب کی معرفت جامعہ رضویہ فیصل آباد میں شیخ الحدیث حضرت غلام رسول رضوی صاحب رحمہ اللہ کے پاس دورہ حدیث شریف میں داخلہ لیا اور ۲۷/جنوری ۱۹۸۰ء میں دورہ حدیث شریف مکمل کرکے جامعہ رضویہ فیصل آباد سے سند فراغت حاصل کی۔ اسی طرح آپ نے چوٹی کے علماء اہل سنت و جماعت سے علوم دینیہ حاصل کئے۔

دوبارہ تدریس کا آغاز

قراءاتِ عشرہ اور درسِ نظامی پڑھنے کے بعد اپنے اُستاذ حضرت مولانا محمد علی صاحب کے حکم پر جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج میں شعبہ تجوید و قراءات کی تدریس شروع کی اور تقریباً تین سال تک تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ کریمیہ سدیدیہ کا آغاز

۱۹۸۴ء میں انجمن جامع مسجد کریمیہ نے اِصرار کیا کہ آپ جامعہ رسولیہ شیرازیہ کی بجائے یہاں پر مدرسہ قائم کریں ہم ہرطرح آپ کے ساتھ تعاون کریں گے تو اُن کے مسلسل اصرار پر آپ نے اپنے اُستاذ محترم حضرت حاجی محمد علی صاحب سے اِجازت طلب کی تو اُنہوں نے آپ کو بخوشی اِجازت عنایت فرما دی اس طرح ۱۹۸۴ء میں جامعہ کریمیہ سدیدیہ کا باقاعدہ آغاز کیا اور اُسی سال مقامی طلباء کے علاوہ ۳۰ مسافر طلباء نے داخلہ لیا اور حُسن اتفاق سے پہلے سال ہی خواجہ غلام سدیدالدین صاحب رحمہ اللہ تشریف لائے اور اپنے دو پوتے صاحبزادہ حافظ معظم الحق صاحب اور صاحبزادہ حافظ شمس الحق صاحب کو سبعہ تجوید وقراء ات میں داخل کروایا۔ حضرت خواجہ صاحب نے پہلے دو رکعت نفل اَدا کیے۔ اُس کے بعد مدرسہ ہذا کی کامیابی و کامرانی اور ترقی کے لیے خصوصی دعا فرمائی، جامعہ کریمیہ کے ساتھ سدیدیہ کا لفظ آپ ہی کی نسبت کی وجہ سے ہے۔ جامعہ ہذا میں شعبہ حفظ و ناظرہ کے علاوہ تجوید وقراء ت، قراء اتِ عشرہ اور اِبتدائی درس نظامی کے شعبہ جات قائم ہیں۔ جامعہ ہذا علمی میدان میں ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔

جامعہ معظمیہ للبنات کا قیام

حضرت قاری صاحب نے جامعہ کریمیہ سدیدیہ للبنات حال ہی میں قائم کیا ہے جو آپ کی سرپرستی میں چل رہا ہے۔ اس اِدارہ میں شعبہ حفظ و ناظرہ تجوید وقراء ات اور درسِ نظامی کے شعبہ جات قائم ہیں۔

اَولاد

آپ کے چار صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں۔

صاحبزادگان کے اسماء:

① حضرت قاری محمد عبداللہ ثاقب ② محمد عبدالرحمن
③ حافظ محمد طاہر ④ حافظ محمد طیب

تلامذہ

آپ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں میں ہے چند مشہور درج ذیل ہیں:

① حضرت قاری محمد طیب ② حضرت قاری محمد عبداللہ ثاقب
③ ڈاکٹر قاری محمد مظفر ④ قاری محمد سلیم چشتی
⑤ قاری خدا بخش بصری ⑥ قاری اعجاز حسین قادری
⑦ قاری امجد اقبال مظہری ⑧ قاری محمد سیف اللہ سیفی
⑨ قاری محمد عثمان ⑩ قاری محمد یعقوب

تصانیف

آپ نے ایک کتاب 'القول السدید فی علم التجوید' تحریر کی ہے، جو اگرچہ ابتدائی ہے مگر بہت جامع،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام فہم اور ترتیب کے لحاظ سے بہت عمدہ ہے، تجوید کے طلباء اور شائقین کے لیے بہترین تحفہ ہے۔

اُستاذ القراء قاری محمد کرامت اللہ نقشبندی

نام ونسب

آپ کا نام محمد کرامت اللہ اور والد کا نام حاجی عطا محمد ہے۔ آپ کا تعلق اعوان قبیلہ سے ہے۔

وِلادت

۱۹۶۱ء کو چک ۲۱ر شمالی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔

حصول تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی، ناظرہ قرآن مجید سے فراغت پائی اور کئی بزرگوں سے کسب فیض کیا ہے۔

تکمیل حفظ القرآن

اُستاذ الحفاظ قاری محمد یوسف صاحب سے جامعہ مقبولیہ نقشبندیہ گاؤں للہ شریف تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم میں حفظ قرآن مکمل کیا۔

تجوید وقراءات کی تکمیل

آپ نے تجوید وقراءات کا علم شیخ القراء والمجودین قاری محمد یوسف صدیقی صاحب رحمہ اللہ سے جامعہ صدیقیہ سراج العلوم بیرون مستی گیٹ لاہور سے حاصل کیا۔

قراءاتِ سبعہ کی تکمیل

قراءاتِ سبعہ کی تکمیل استاذ القراء والمجودین قاری مظفر حسین شاہ صاحب رحمہ اللہ سے جامعہ صدیقیہ سراج العلوم بیرون مستی گیٹ لاہور سے کی۔

قراءاتِ ثلاثہ کی تکمیل

قراءاتِ ثلاثہ کی تکمیل استاذ القراء والمجودین قاری حسن شاہ بخاری صاحب رحمہ اللہ سے جامعہ رحیمیہ نیلا گنبد لاہور سے کی۔

درس نظامی

آپ نے درس نظامی کی تعلیم جامعہ نعمانیہ اندرون ٹیکسالی گیٹ لاہور میں درج ذیل اساتذہ کی زیر نگرانی حاصل کی۔

① شیخ الحدیث علامہ قاضی ارشاد الٰہی عصامی صاحب رحمہ اللہ ② علامہ مولانا محمد صدیق صاحب رحمہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ علامہ مفتی عبداللطیف جلالی صاحب رحمہ اللہ

تدریسی خدمات

آپ نے فراغت کے بعد ۱۹۸۰ء سے لے کر ۱۹۹۶ء تک عرصہ ۱۶ سال تک جامعہ صدیقیہ سراج العلوم بیرون مستی گیٹ لاہور میں اپنے استاذ محترم شیخ القراء والمجودین قاری محمد یوسف صدیقی صاحب رحمہ اللہ کی موجودگی میں اُن کے زِیر سایہ تدریسی خدمات سرانجام دیں۔فرسٹ ٹائم آپ جامعہ صدیقیہ سراج العلوم میں پڑھانے اور سیکنڈ ٹائم جامعہ جماعتیہ حیات القرآن پاپڑ منڈی لاہور میں پڑھاتے۔۱۹۸۲ء سے لے کر تاحال آپ اسی مدرسہ میں سیکنڈ ٹائم پڑھا رہے ہیں اور آج کل فرسٹ ٹائم آپ جامعہ خورشیدیہ قادریہ اقبال پارک بالمقابل گیٹ نمبر۳ متصل لاری اڈا لاہور میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

مدرسہ کا قیام

آپ نے ایک مدرسہ بھی قائم کیا ہے جس کا نام جامعہ عربیہ اسلامیہ کرامت العلوم (برائے طالبات) شاہدرہ لاہور میں واقع ہے جس کی آپ سرپرستی فرمارہے ہیں۔

امامت وخطابت

کوتوالی پولیس لائن نزد لنڈا بازار کی جامع مسجد میں سرکاری طور پر امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

شخصی اَحوال

آپ کا قد درمیانہ ہے اور آپ باوقار شخصیت کے مالک ہیں۔مضبوط حافظ،بہترین قاری اور بہترین مدرس ہیں اور حق گو انسان ہیں۔آپ بہت غیور ہیں،سادگی اور عاجزی آپ کا شیوہ ہے۔آپ ہمیشہ اپنے شاگردوں میں تعلیم کا شوق پیدا کرتے ہیں اور اہل علم احباب کی بہت قدر کرتے ہیں۔ جہاندیدہ اور خوش طبع انسان ہیں آپ کا شمار مسلک اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کے تجوید وقراءات کے ماہر اور نامور اساتذہ میں ہوتا ہے۔

اَندازِ تدریس

حضرت قاری صاحب کا انداز تدریس بہت خوبصورت ہے۔کتب پڑھانے کا انداز بہت جامع اور عام فہم ہوتا ہے کہ کم صلاحیت رکھنے والے طلباء بھی بہت جلد اور آسانی سے سبق کو سمجھ جاتے ہیں۔طلباء کی مشق پر توجہ فرماتے ہیں مگر بالخصوص حدر پر خصوصی توجہ فرماتے ہیں۔جتنی توجہ حضرت قاری صاحب طلباء کی حدر پر دیتے ہیں۔ بہت کم اساتذہ اتنی توجہ دیتے ہیں۔ حدر کے دوران طلباء کی ہر ادا پر توجہ رکھتے ہیں۔طلباء کو تجوید کے مطابق قرآن پاک پڑھنے کی بہت سختی کے ساتھ تاکید فرماتے ہیں۔ بے شمار مساجد و مدارس میں آپ کے شاگرد دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔جن کے پڑھنے پڑھانے میں ان کے استاذ محترم کے فن کی جھلک نظر آتی ہے۔

اَولاد

آپ کے دو صاحبزادے محمد احسان اللہ اور محمد کلیم اللہ ہیں اور سات صاحبزادیاں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلامذہ

آپ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔مگر چند ایک درج ذیل ہیں:

① قاری فقیر احمد چشتی لاہور
② قاری خدا بخش بصری لاہور
③ قاری غلام مصطفیٰ
④ قاری محمد اعجاز سیالوی
⑤ قاری محمد عادل نقشبندی
⑥ قاری محمد رمضان نقشبندی
⑦ قاری محمد یاسر انگلینڈ
⑧ قاری محمد عامر خان انگلینڈ
⑨ قاری محمد اکبر لاہور
⑩ قاری محمد زبیر
⑪ قاری محمد اعظم وٹو

تصنیفی خدمات

آپ کی ایک تصنیف 'برکاتِ حرمین فی احکام التجوید' زیرِ طبع ہے۔

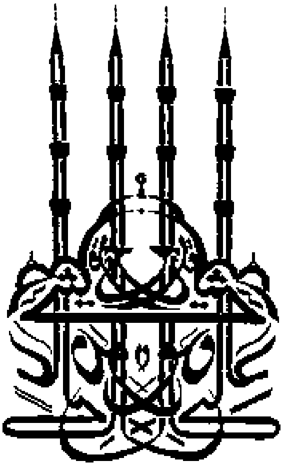

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ